© rasailojaraid.com

مولانا محمد اکرم مدنی
مدرس جامعہ سلفیہ

ترجمة القرآن

روزے کا مقصد/تقویٰ

قولہ تعالیٰ ﴿یاایها الذین آمنوا کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔﴾ (البقرة) ''اے ایمان والو تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے' جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔''

مذکورہ بالا آیت میں روزے کی فرضیت اور اس کا مقصد بیان کیا گیا ہے۔ عربی زبان میں روزہ کو صوم یا صیام کہا جاتا ہے۔ جس کا شرعی معنی یہ ہے کہ صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک کھانے پینے اور بیوی سے ہم بستری کرنے سے اللہ کی رضا کے لیے رکے رہنا۔ یہ عبادت چونکہ نفس کی طہارت اور تزکیہ کے لیے بہت اہم ہے' اس لیے اس عبادت کو پہلی اُمتوں پر بھی فرض کیا گیا تھا۔ اس کا سب سے بڑا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور تقویٰ انسان کے اخلاق و کردار کے سنوارنے میں بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ تقویٰ کا معنی بچنے کے ہیں۔ یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچنا اور ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے اجتناب کرنا۔ جیسا کہ علامہ ابن کثیر نے عربی شاعر ابن المعتز کے اشعار نقل کرتے ہوئے تقویٰ کا معنی واضح کیا ہے:

خل الذنوب صغیرها و کبیرها ذاك التقی
واصنع کماش فوق ارض الشوك یحذر ما یری
لا تحقرن صغیرة ان الجبال من الحصی

(تفسیر ابن کثیر ۱/ ۲۸)

یعنی ہر چھوٹے بڑے گناہ کو چھوڑ دو۔ یہی تقویٰ ہے۔ ایسے رہو جیسے کانٹوں والے راستے پر چلنے والا انسان کانٹوں سے ڈرتا ہے' صغیرہ گناہوں کو بھی ہلکا نہ جانو۔ (دیکھیے) پہاڑ چھوٹے چھوٹے کنکروں سے بن جاتے ہیں۔

اسلام میں تقویٰ کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اسی وجہ سے تمام عبادات کا مقصد اور فلسفہ قرآن حکیم میں تقویٰ ہی ذکر کیا گیا ہے۔ تقویٰ اختیار کرنے سے انسانی زندگی میں اس کے شاندار ثمرات اور نتائج حاصل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ رب العزت نے سورۃ الاعراف میں ذکر فرمایا ہے: ﴿ولو ان اهل القری آمنوا واتقوا لفتحنا علیهم برکت من السماء والارض ...... الخ﴾

(باقی صفحہ 51 پر)

ترجمة الحدیث

خطبہ استقبال رمضان المبارک

مشہور صحابی حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماہ شعبان کے آخر میں مسائل اور فضائل رمضان پر نہایت فصیح اور بلیغ خطبہ ارشاد فرمایا۔ اس مبارک خطبے کے الفاظ اور ترجمہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی دولت نصیب فرمائے۔ آمین۔

((یاایها الناس قد اظلکم شهر عظیم شهر مبارك شهر فیه لیلة خیر من الف شهر' جعل الله صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواه ومن ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواه، وهو شهر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشهر المواساة وشهر یزاد فیه رزق المومن من فطر فیه صائما کان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وکان له مثل اجره من غیر ان ینتقص من اجره شیء قلنا یا رسول الله ﷺ لیس کلنا تجد ما نفطر به الصائم فقال رسول الله ﷺ یعطی الله هذا الثواب من فطر صائما علی مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء ومن اشبع صائما سقاه الله من حوض شربة لا یضمأ حتی یدخل الجنة وهو شهر اوله رحمة و اوسطه مغفرة واخره عتق من النار ومن خفف عن مملوکه فیه غفرله واعتقه من النار)) (رواہ البیہقی فی شعب الایمان/ مشکوۃ المصابیح' ج:۱' ص:۱۷۳)

''اے لوگو تم پر ایک عظیم الشان بابرکت مہینہ آیا ہے۔ وہ ایسا ماہ مبارک ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ماہ کے روزے فرض کیے ہیں اور رات کے قیام کو نفل قرار دیا ہے۔ جو کوئی اس ماہ میں تقرب الٰہی کے لیے ایک نفلی نیکی کا کام کرے گا' اسے باقی دنوں میں فرض نیکی کے برابر ثواب ملے گا۔ اور جو شخص اس ماہ میں فرض ادا کرے گا' اسے عام دنوں میں ستر (۷۰) فرائض ادا کرنے کا اجر و ثواب ملے گا۔ ماہ رمضان صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے۔ یہ ہمدردی اور خیر خواہی کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں مومن کا رزق زیادہ کیا جاتا ہے۔ جو اس ماہ مبارک میں روزے دار کا روزہ افطار کرائے' اس کے گناہوں کی بخشش ہوگی

(باقی صفحہ 51 پر)

© rasailojaraid.com